عنوان: ایک تہائی مال سے زائد کی وصیت	

کتاب: وصیت	باب: وصیت کے عمومی احکام	فصل:۔
فتویٰ نمبر:555	تاریخ :23ربیع الثانی1448ھ /6اکتوبر 2026ء	

سوال: محترم مفتی صاحب!

میری بڑی بہن (انجم حمزہ) 2021ء میں کینسر کے مرض میں مبتلا ہونے کے بعد وفات پاگئیں، وہ غیر شادی شدہ تھیں۔ میری ایک اور بڑی بہن (نیلوفر حمزہ) بھی غیر شادی شدہ ہیں، چونکہ ہم مشترکہ خاندانی نظام میں رہتے ہیں اس لئے وہ اور میں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔ ہمارے بڑے بھائی2000ء میں گردوں کی بیماری کے باعث وفات پاگئے تھے، ان کے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیوہ ہیں لیکن وہ اپنے الگ گھر میں رہتے ہیں۔

میری مرحومہ بہن (انجم حمزہ) کی شدید بیماری کے دوران انہوں نے زبانی طور پر میری دوسری غیر شادی شدہ بہن (نیلوفر حمزہ) کو ہدایت کی تھی کہ ان کا تقریباً155 گرام ذاتی سونا میرے بیٹے اور بیٹیوں کو دے دیا جائے۔ اس ہدایت کے مطابق سونا تقریباً درج ذیل مقدار میں تقسیم کیا گیا:

میرے بیٹے کو46 گرام، ایک بیٹی کو69 گرام، دوسری بیٹی کو22 گرام۔ میری ایک بیٹی میری بہن کی وفات کے وقت پہلے ہی شادی شدہ تھیں جبکہ دوسری دو بیٹیاں غیر شادی شدہ اور میرے ساتھ رہتی تھیں۔

میں اس معاملے میں اسلامی شریعت کے مطابق صحیح شرعی حیثیت سمجھنا چاہتا ہوں، بالخصوص میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا میرے بیٹے اور بیٹیاں میری مرحومہ بہن کی وصیت کے صحیح حقدار تھے؟ اور کیا اسلامی شریعت میں ایسی صورت میں کوئی مختلف اصول موجود ہیں جہاں ایک غیر شادی شدہ خاتون وفات پائی ہو اور اپنے ذاتی سامان اور مال واسباب چھوڑ جائے جو عام طور پر اس کے قریبی زندہ بھائی اور بہنوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، میں اس بارے میں قابل اطلاق شرعی احکام کے بارے میں رہنمائی چاہتا ہوں۔

سائل: محمد عامر 03002521645

دار الافتاء مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)

وضاحت:

- سائل کی مرحومہ بہن نے مذکورہ سونا اپنی زندگی میں سائل کے بچوں کو نہیں دیا تھا بلکہ انہوں نے اپنی بہن کو وصیت کی تھی۔
- مرحومہ کے ترکہ میں سونے کے علاوہ کچھ نقدی تھی جو انہوں نے اپنے انتقال سے قبل سائل کی اہلیہ کو ہدیۃً دے دی تھی، مذکورہ سونے کے علاوہ ان کی ملکیت میں کچھ اور نہیں تھا۔
- ہمارے والد، والدہ کا انتقال مرحومہ بہن سے بہت پہلے ہو چکا تھا اور بڑے بھائی کا انتقال بھی مرحومہ بہن (انجم حمزہ) سے پہلے 2000ء میں ہو گیا تھا، مرحومہ انجم حمزہ کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں ایک بھائی (محمد عامر)، ایک بہن (نیلوفر حمزہ) اور ایک شادی شدہ بہن (پروین حمزہ) حیات ہیں۔
- مرحومہ انجم حمزہ نے اپنی وصیت میں میرے غیر شادی شدہ بچوں کو سونا دینے کی وصیت کی تھی اس لئے میری شادی شدہ بیٹی کو وصیت کے مطابق سونا نہیں دیا گیا۔ اور جس طرح انہوں نے جس گرام کا سونا جس کو دینے کا کہا تھا اسی طرح تقسیم کر دیا گیا تھا۔

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

واضح رہے کہ شریعت مطہرہ میں ایک شخص اپنے مال میں ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہے، ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا ورثاء کی اجازت کے بغیر درست نہیں۔

صورت مسؤلہ میں سائل کی مرحومہ بہن (انجم حمزہ) نے اپنے سونا کی وصیت سائل کے بیٹے اور بیٹیوں کے لئے کی تھی تو یہ وصیت صرف ایک تہائی مال کے اندر شرعاً نافذ ہو گی یعنی 155 گرام سونا میں سے 51.66 گرام سونا سائل کے بیٹے اور دو غیر شادی شدہ بیٹیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ سوال میں ذکر کردہ ترتیب کے مطابق سونے کی تقسیم شرعاً غلط اور ناقابل اعتبار ہے۔

مرحومہ انجم حمزہ کے انتقال کے وقت ان کے ورثاء میں سائل (محمد عامر) اور اس کی دو بہنیں (نیلوفر حمزہ، پروین حمزہ) حیات تھیں، اس لئے بقیہ دو تہائی سونا کے حقدار سائل اور اس کی دو بہنیں (نیلوفر حمزہ، اور پروین حمزہ) ہیں۔ اور مرحومہ کے جس بھائی کا انتقال ان سے پہلے ہو چکا ہے وہ اور ان کی اولاد مرحومہ کے ترکہ میں حقدار نہیں ہیں۔

مرحومہ انجم حمزہ کے ترکہ کو تقسیم کرنے کا شرعاً طریقہ یہ ہے کہ مرحومہ کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد، اگر مرحومہ پر کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کرکے، اور مرحومہ کی وصیت کو ایک تہائی مال میں نافذ کرکے بقیہ کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کو 4 حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، دو حصے مرحومہ کے بھائی (محمد عامر)، ایک حصہ مرحومہ کی بہن (نیلوفر حمزہ) اور ایک حصہ مرحومہ کی

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

بہن (پروین حمزہ) کو ملے گا۔ البتہ اگر مرحومہ انجم حمزہ کے تمام ورثاء (یعنی سائل اور اس کی دو بہنیں) اپنی خوشی اور رضامندی سے مرحومہ کا تمام سونا سائل کے بیٹے اور بیٹیوں کو دینا چاہتی ہیں تو شرعاً جائز ہے۔

صورت تقسیم یہ ہو گی:

مـــــــــــــــت 4

بھائی	بہن	بہن
محمد عامر	نیلوفر حمزہ	پروین حمزہ
2	1	1

یعنی انجم حمزہ کے ترکہ میں سے 50 فیصد حصہ ان کے بھائی (محمد عامر) کو، 25 فیصد حصہ ان کی بہن (نیلوفر حمزہ) اور 25 فیصد حصہ ان کی بہن (پروین حمزہ) کو ملے گا۔

فتاوی شامی میں ہے:

(وتجوز بالثلث للأجنبي) عند عدم المانع (وإن لم يجز الوارث ذلك لا الزيادة عليه

(کتاب الوصایا 6/650 ط سعید)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

ثم تصح الوصية لأجنبي من غير إجازة الورثة، كذا في التبيين ولا تجوز بما زاد على الثلث إلا أن يجيزه الورثة بعد موته وهم كبار ولا معتبر بإجازتهم في حال حياته، كذا في الهداية.

(کتاب الوصایا الباب الأول 6/90 ط رشیدیہ)

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب